مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلهم

درسِ حدیث

قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں نور اللہ مرقدہٗ کا مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث ''خانقاہِ حامد یہ چشتیہ'' شارع رائیونڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے ، آمین ۔ (ادارہ)

گناہ پر نادم ہونے والے کا درجہ ؟ غیبت کی سزا
حقوق اللہ سے متعلق گناہ پر صرف توبہ کرے کسی پر ظاہر نہ کرے !

(درسِ حدیث نمبر ۳۰ یکم جمادی الاوّل ۱۴۰۲ھ/ ۲۶ فروری ۱۹۸۲ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

ایک صحابیؓ سے ایک گناہ ہوگیا اور وہ گناہ ایسا تھا کہ اس پر حد لازم آتی تھی وہ حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا (کہ مجھ سے یہ گناہ ہو گیا ہے) آپ نے فرمایا کہ تمہارا منشا کیا ہے ؟ جب ان کا اصرار ہوا سب ہی چیزیں ہوئیں اور خود اپنے اقرار سے ہوئیں، ایسی صورت میں حکم یہ ہے کہ بندہ خدا سے استغفار کرے یہ بھی کافی ہے ! لیکن ان کی طبیعت مطمئن نہ ہوئی جب تک مجھے میرے گناہ کی سزا نہ مل جائے میں پاک نہیں ہوں گا ! یہ ذہن میں ان کے رہا تو رسول اللہ ﷺ نے پھر انہیں سزا دے دی اور سزا سنگسار کی دی ہے !

آقائے نامدار ﷺ تشریف فرما تھے کہ دو آدمیوں کی گفتگو آپ کے سامنے آئی ، ایک کہہ رہا تھا کہ دیکھو اس آدمی کے اوپر اللہ نے پردہ رکھا اور اس نے جو جرم کیا اس کا پتہ کسی کو نہیں تھا لیکن اس کے مزاج کو دیکھو کہ اس کے نفس نے خود اسے مجبور کیا حتیٰ کہ وہ ایسے سنگسار کیا گیا جیسے کتے کو کیا جاتا ہے !

رسول اللہ ﷺ کسی طرف تشریف لے چلے یا لے جارہے تھے راستے ہی میں ادھر ادھر سے یہ آواز پڑی

تو آپ نے کچھ نہیں کہا انہیں ! اور تھوڑے چلنے کے بعد ایک گدھا آ گیا مردار پڑا تھا اور وہ ایسے تھا کہ پھول چکا تھا، اس کے پاؤں بھی جیسے پھولنے کی وجہ سے الگ الگ ہو جاتے ہیں، ٹانگیں ایسے الگ الگ ہوگئیں تھیں وہاں رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ فلاں اور فلاں کہاں ہیں ؟ ان کے نام لیے ان دونوں نے کہا کہ ہم موجود ہیں، ارشاد فرمایا تم اترو اور اتر کے یہ جو گدھا ہے اس میں سے کچھ اس کا گوشت کھاؤ ! اور گدھا جو تھا وہ جس حال میں تھا وہ بھی پتہ ہے سڑ چکا تھا، پھول چکا تھا ! انہوں نے عرض کیا کہ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ مَنْ یَّأْکُلُ مِنْ ھٰذَا اس میں سے کون کھا سکتا ہے ؟ قَالَ فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِیْکُمَا اٰنِفًا اَشَدُّ مِنْ اَکْلٍ مِّنْہُ جو تم نے ابھی ابھی کہا ہے وہ اس کے کھانے سے زیادہ بڑا گناہ ہے، زیادہ بڑی چیز ہے ! تم نے محسوس نہیں کی تمہیں پتہ نہیں چلا لیکن خدا کے یہاں جو اس عالم میں اثر مرتب ہوا ہے وہ یہ ہے کہ اس سے یہ بہتر ہے کہ آدمی یہ کھالے، اگر یہ سزا دی جائے کسی کو یہ کھالے تو یہ خفی ہوگی بہ نسبت اس کے کہ جو وہاں اسے دی جائے گی ! اور ارشاد فرمایا آپ ﷺ نے وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّہُ الْاٰنَ لَفِیْ اَنْھَارِ الْجَنَّةِ یَنْغَمِسُ فِیْھَا[1] قسم کھا کر ارشاد فرمایا قسم اس ذات کی کہ جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ اب اس وقت جنت کی نہروں میں ہے اور اس میں غوطے لگا رہا ہے اور تم اس کے بارے میں ایسا خیال کر رہے ہو !

حقوق اللہ سے متعلق گناہ کسی سے بیان نہ کرے، ہر زانی کے لیے سنگسار نہیں :

تو اس میں ایک تو یہی ثبوت ہے کہ حد لگائی گئی ہے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اور بالغ آدمی بلکہ شادی شدہ آدمی زنا کرے تو اس کی حد سنگسار رہے !

ایک مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ کوئی بھی گناہ انسان سے ہو جائے یہ نہیں ہے کہ وہ اسے کسی سے ظاہر کرے بلکہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس گناہ کو چھپالیا ہے تو اسے بھی چھپائے رکھنا چاہیے ! کیونکہ چھپنا جو ہے کسی بات کا یہ خدا کا انعام ہے ! ! ورنہ نہیں چھپتی پھیلتی چلی جاتی ہے کھل جاتی ہے بات، تو اس کے بجائے کیا کرے ؟ استغفار کرے ! اب ان دونوں صحابیوں کو یہ مسئلہ تو معلوم تھا اور انہوں نے اپنی گفتگو میں یہی بات کہی لیکن ایک جملہ سخت یہ کہہ دیا کہ کتے کی طرح سے اس کو مارا گیا، پہلی بات

[1] مشکوٰة المصابیح کتاب الحدود باب مالا یدعی علی المحدود رقم الحدیث ۳۶۲۷

تو ٹھیک تھی ان کی کہ اس نے یہ غلطی کی ، جب اللہ نے اس کے اوپر پردہ رکھا تھا تو اسے پردہ کھولنے کی ضرورت نہیں تھی ، استغفار کرتا رہتا ، پچھتا تا رہتا زندگی بھر ، تو جتنا پچھتاتا ، جتنا استغفار کرتا اللہ کی رحمت اتنی ہی بڑھ جاتی ! مگر ساتھ ساتھ یہ جملہ آگیا تھا کہ ذلیل ہو کے مارا گیا ، کتے کی موت مارا گیا ! یہ کتے کی موت مارا گیا جو ہے یہ ایک ایسے شخص کو کہ جس کی موت کی وجہ صرف اس کا ایمان ہوا ہے اسے یہ کہنا یہ بڑی غلط بات ہے ! ! !

تو رسول اللہ ﷺ کو یہ پسند نہیں آیا کہ جو آدمی اس طرح سے اس قدر شدید سزا کو ترجیح دے رہا ہے آخرت کے عذاب پر تو اس کا یہ بھی تو اندازہ کرو کہ اس کے دل میں ایمان کتنا ہے ، کتنا بڑا مومن ہے وہ ؟ اس سے نظر تم نے ہٹالی اور صرف اس چیز پر نظر رکھی کہ یہ اس طرح سے مرا ، تو تم نے جو یہ ذہن میں لاکر زبان سے ادا کیا تو یہ بہت بڑا گناہ بن گیا اور ایسے ہی ہو گیا جیسے زندہ کا گوشت کھاتا ہے ! ! اور یہ غیبت ایسی بری ہے جیسے کسی مرے ہوئے مسلمان بھائی کا گوشت کھا رہا ہو ﴿ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا ﴾ اور یہاں یہ ہے کہ اس سے بھی مشکل کھانا ہوا کہ گدھا جو سڑ چکا ہے اس کا گوشت گویا کھا رہا ہے وہ آدمی جو مردے کی غیبت کر رہا ہے ، وہ اتنے بڑے گناہ میں مبتلا ہے ! اور پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کی توبہ کی فضیلت بتلائی ہے کہ انہیں بلا تاخیر کے جنت میں داخلہ مل گیا ! ممکن ہے کہ بلا حساب ہی داخلہ ہو گیا ہو کیونکہ اس نے بہت تکلیف یہاں اٹھائی اور وہ اقرار کرتا ہی ہوا یہاں سے رخصت ہوا ! وہ استغفار کرتا ہوا ہی رخصت ہوا ! ممکن ہے اس کا حساب ہی نہ ہوا ہو اور اس کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا ہو اور جو پسند آجائے اللہ کو تو جتنا چاہے اللہ بڑھا دے اسے اور جو چاہے اسے عطا فرمادے ! !

تو آقائے نامدار ﷺ نے اصلاح فرمائی ہے ان کی کہ ایسے مسئلے کی بات تو ٹھیک ہے کہ آدمی کو چاہیے یہی کرنا (یعنی اپنے گناہ کو ظاہر نہ کرنا) لیکن اگر ایسا موقع ہوا اور اس طرح سے کوئی آدمی کر رہا ہو اور سزا پا رہا ہو اور آخرت میں جا رہا ہو اس کے بارے میں بدزبانی کی گنجائش کوئی نہیں رہتی ! اسے برے الفاظ سے یاد نہیں کیا جا سکتا ! ! ! اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی سمجھ اور اس کی حکمتیں اور اس کا علم عطا فرمائے ، آمین اختتامی دعا............ (مطبوعہ ماہنامہ انوار مدینہ دسمبر ۱۹۹۵ء)